© rasailojaraid.com

حاجی رفیق غلام ربانی (تلہ گنگ)

حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

بے باک مبلغ............درویش انسان

حضرت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ جب پہلی دفعہ تلہ گنگ تشریف لائے تو انکا شاندار استقبال کیا گیا اور رات کو آپ نے ہزاروں کے اجتماع سے چینجی چوک میں خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا درج ذیل ایک ماہیا سنایا

بوٹا راہ نال اے
ڈر ہیا لگدا اے یاری بے پراہ نال اے

آپکی آمد پر چکوال سے لیکر میانوالی تک لوگ تشریف لائے۔ اس کے بعد آپ سال میں ایک دفعہ ضرور تشریف لاتے اور خطاب فرماتے رہائش کا انتظام راقم الحروف کے ہاں رہتا اور کھانے پینے میں بڑے بے تکلف تھے جو کچھ روکھا سوکھا گھر میں ہو کھا لیتے۔ کبھی بھی پر تکلف کھانے کی فرمائش نہیں کی۔ میری بہو کو اپنی بیٹی کہتے۔ ایک دفعہ راولپنڈی اسلام آباد سے رات کو تشریف لائے د گھر میں موٹھ کی دال پکی ہوئی تھی کھا وہی لائیں اور پھر بے تکلفی سے تناول کی ویسے بھی کبھی وقت بے وقت تشریف لاتے تو اپنے گھر کی طرح تشریف لاتے اور فرماتے یہ میرا اپنا گھر ہے۔ راولپنڈی اسلام آباد جاتے تو صوفی غلام نقشبند صاحب مرحوم کے ہاں قیام ہوتا۔ وہاں بھی اپنے گھر کی طرح رہتے۔ جناب نقشبند صاحب اللہ ان پر اپنا کرم فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے بڑی تواضع کرتے تھے ان کے اسلام آباد اور راولپنڈی کے اجتماعات میں پنڈی کے تمام دوست آتے اور ملاقات کا شرف حاصل کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے پنڈی میں دس روز قیام کیا اور مختلف اجتماعات میں خطاب فرمایا۔ مولانا غلام یٰسین صاحب آپکے ہمراہ رہتے۔ جب آپ نے تلہ گنگ کا آخری دورہ کیا تو آپ کو مولانا عنایت اللہ چشتی (سابق مبلغ مجلس احرار اسلام شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت قادیان) کی کتاب ''مشاہدات قادیان'' کا مسودہ پیش کیا گیا۔ آپ نے تین روز تک تلہ گنگ میں قیام کیا۔ ایک رات مسجد اویسیہ چکوال میں قیام کیا اور صبح حضرت مولانا غلام حبیب صاحب نقشبندی رحمہ اللہ کے ہاں تشریف لے گئے اور تقریباً دو گھنٹے ملاقات کی۔ اسکے بعد قاضی مظہر حسین کے ہاں بھی گئے۔ وہاں دوران گفتگو میں نے عرض کیا کہ آپ دونوں بزرگوں کے درمیان جو اختلافات ہیں ان کا ذکر ہو جائے پھر زندگی میں ملاقات ہو یا نہ ہو۔ تو قاضی صاحب نے کہا۔ ''کہ اختلاف کی کیا بات ہے۔؟ یہ تو ہوتے رہتے ہیں اور ہمارا تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس میں اختلاف ہو''۔ قاضی صاحب دوران گفتگو شاہ جی کے گھر کے حالات، امان جان و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیگر بھائیوں کی خیریت دریافت کرتے رہے۔ اسکے بعد آپ ہمارے ہمراہ جہلم روانہ ہو گئے اور یہاں قاضی عبداللطیف کے مدرسہ میں دو روز قیام کیا۔ قاضی عبداللطیف نے فرمایا کہ "شاہ صاحب نے دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کا عظیم کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ خصوصاً خال المسلمین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دفاع کر کے اہلسنت پر احسان عظیم فرمایا۔ ربوہ میں جامع مسجد احرار کے سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر آپ نے بہت صعوبتیں برداشت کیں۔ جو یقیناً آپ کی ہمت اور جرأت کا مظہر ہیں۔ آپ نے لاوہ، تلہ گنگ، چکڑالہ اور ضلع میانوالی کے پرانے احرار کارکنوں کو اکٹھا کیا اور ان علاقوں میں جماعت کا قیام عمل میں لائے۔ موضع جابہ تحصیل خوشاب جو مرزائیوں نے آباد کیا تھا وہاں بھی احرار کانفرنس منعقد کی اور بچنند کے مقام پر سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری کو بھیج کر جلسہ منعقد کرایا۔ جہاں مرزائیوں نے اعلان کیا ہوا تھا کہ کوئی احراری اگر یہاں داخل ہوا تو گولیوں سے بھون ڈالیں گے۔ وہاں شاہ جی نے مرزائیت کے تارو پود بکھیر کر رکھ دیئے۔ قادیان کے بعد یہ برصغیر کی تاریخ کا منفرد واقعہ تھا۔ سید عطاء المحسن بخاری کی رگوں میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کا خون دوڑ رہا تھا۔ بہادر باپ کے بہادر فرزند نے مرزائیوں کو للکارا۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ وہاں کوئی گڑ بڑ کرے۔ مسلسل پانچ سال تک جلسے ہوتے رہے جناب کیپٹان غلام محمد مرحوم علاقہ کے بہادر احرار رضا کار تھے۔ شاہ جی کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ تلہ گنگ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام سب سے پہلے احرار کے اسٹیج سے ہی لیا گیا۔ اور پھر جو بھی آیا اسکی تقریر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر خیر کے بغیر مکمل نہ ہوتی تھی۔ ایک دفعہ علامہ دوست محمد قریشی مرحوم تشریف لائے تو شاہ صاحب کا ذکر ہوا۔ آپ فرمانے لگے۔ "سید ابو معاویہ ابوذر بخاری کا یہ کارنامہ ہمیشہ یاد رکھا جائیگا کہ پاکستان میں پہلا یوم معاویہ انہوں نے منایا، جبکہ ہمارے سمیت کوئی بھی حضرت معاویہ کا نام تک زبان پر لانا گوارہ نہ کرتا تھا۔ تو جب ملاقات ہوتی بڑی شفقت فرماتے۔ راقم الحروف اور آپ تقریباً ہم عمر تھے۔ ملتان کئی دفعہ جانا ہوا اور آپ سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ میں نے مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کو آپکے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا۔ دوستوں سے بہت محبت فرماتے۔ مجلس احرار اسلام کو آپ نے بچایا جواب سیاسیات سے بے نیاز ہو کر دینی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ یہ سب آپکی دن رات محنت کا ثمر ہے۔ آپ کے تبلیغی اور تصنیفی کارنامے رہتی دنیا تک یاد رہیں گے۔

آپ کا رہن سہن بالکل سادہ تھا۔ پیدل بھی سفر کر لیتے تھے۔ ہمارے علاقہ میں زیادہ سفر بسوں پر ہوتا تھا وہ کبھی نہ ملتی تو کئی میل پیدل چلنا پڑتا۔ بڑی ہنسی خوشی سے سفر کرتے اور کبھی محسوس نہ کیا۔ آپکی طبعیت میں روکھا پن نہ تھا۔ احباب میں گھل مل جاتے۔ جب کبھی ملتان حاضری کا موقع ملتا بڑے تپاک سے ملتے اور کئی دن تک اپنے پاس مہمان رکھتے اور خوب جی بھر کے حال دل سناتے اور ہماری سنتے۔ کبھی ہنستے اور کبھی رلاتے اب تو وہ محفل بھی سونی پڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطاء فرمائے۔

آپ کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے

© rasailojaraid.com